21696- بیٹے کو ادب سکھانے کے لیے جس نے سارا مال لے لیا تھا بیٹیوں کے لیے ثلث کی وصیت کردي

سوال

میرے والد نے وفات سے ایک برس قبل ہمیں تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کو اس کے خاص مالی حساب وکتاب کے اوراق دیے جوانہوں نے ہمارے لیے ہم سے کئی برس دور رہ کر کتنی مشکلات سے جمع کیے، ہم سب جانتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کرنے میں کتنی مشکل اٹھائی اس لیے احتراما ہم میں سے کسی ایک نے بھی یہ جرات نہیں کی کہ اس مال میں سے ان کے پوچھے بغیر کچھ رقم نکلوائے.

میرے بھائی اور بہن کے درمیان جھگڑا ہوا جس کی بنا پر بھائی نے اکاؤنٹ سے ساري رقم نکلوالی، والد مرحوم لڑکیوں کی طرف داري میں تھے جس کی بنا پر بھائی (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساري رقم نکلوالی جو والد صاحب نے اس کے اکاؤنٹ میں رکھی تھی اور اس کے کاغذات بھی اسے دے دیے تھے، اور جب بھائی کو اس وصیت کا علم ہوا تو اس نے اس کے خلاف دعوي دائر کردیا جس میں اس نے وصیت اور اس کی مشروعیت میں کیڑے نکالنے کی کوشش شروع کردي.

جب والد صاحب کو بنک سے اس کا علم ہوا تو انہیں بہت شدید صدمہ پہنچا، اور اسے رقم واپس کرنے کا کہا اس لیے کہ انہیں بیماري میں رقم کی ضرورت ہے لیکن بھائی نے والد صاحب کو رقم واپس کرنے سے انکار کردیا جس کا والد صاحب پر بہت برا اثر ہوا، اور والد صاحب بھائی پر ناراضگی کی حالت میں ہی فوت ہو گئے، صحیح ہوش وحواس میں رہتے ہوئے انہوں نے وفات سے قبل بیٹیوں کے لیے ایک تہائی کی وصیت لکھ دي یہ وصیت بھائی کے لیے بطور سزا تھی.

میں نے خود بھی یہ وصیت ماننے سے انکار کردیا تھا کیونکہ میں اس وصیت پر خوش نہیں تھی اور میں نے صرف اپنا شرعی حق لیا اور اپنی بہنوں کی بھی نصیحت کی کہ اس وصیت کو چھوڑ دیں تا کہ اگر والد صاحب کسی غلطی میں پڑے ہوں تو ہم اس شک سے بھی نکل سکیں، اور اسی طرح بھائی کے ساتھ بھی صلہ رحمی قائم رہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ہمیں حکم بھی دیا ہے، لیکن انہیں اس پر مطمئن کرنے کی میري کئی کوشش کامیاب نہ ہوسکیں اور انہوں نے اس وصیت پر عمل کرنے کے لیے مقدمہ بازي کا راستہ اختیار کرلیا.

میري والدہ مرحومہ کے آنسو بھی انہیں اس مطالبہ سے باز نہ رکھ سکے، میں نے بھائی کے ساتھ بھی کئی ایک بار کوشش کی کہ وہ والد صاحب کے نام اور شہرت کی حفاظت کی خاطر بہنوں کے ساتھ مقدمہ بازي میں نہ پڑے لیکن اس میں بھی کامیاب نہ ہوسکی، اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ وہ اپنے لیے دنیا میں ان اعمال کی سزا تصور کرلے جو کچھ اس نے والد صاحب کے ساتھ کیا تھا، لیکن اس نے جو اپنا حق سمجھ رکھا تھا اس سے پیچھے ہٹنے سے انکار کردیا، اور دونوں فریق مجھے یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم حق کا ساتھ نہیں دیتی، میں نے ابتدا سے ہی اس جھگڑے میں نہ پڑنے کا فیصلہ کرلیا اور وکیل کے ذریعہ اس معاملہ سے انکار کرتی رہی.

میري گزارش ہے کہ اس بارہ میں آپ جو شرعی حکم دیکھتے ہیں وہ بیان کریں اور میري بہنوں کا اس میں شرعی حق کیا ہوگا، اور ان کے متعلق میرے کیا واجبات ہیں میري صلہ رحمی کی کئی ایک کوشش کے باوجود انہوں نے میرے بارہ میں موقف اختیار کررکھا ہے؟

پسندیدہ جواب

بہن بھائیوں
کے مابین اس طرح کا واقعہ ہونا بہت افسوس ناک ہے اور پھر جب اختلاف کا سبب مال ہو تو
اور بھی زیادہ افسوس کا مقام ہے، میں سوال کرنے والی بہنی کا حقیقی شکریہ ادا کرتا
ہوں کہ اس نے بہت عقلمندي کا ثبوت دیا اور بھائی کے ساتھ جھگڑے میں پڑنے کی بجائے
سلامتی کو ترجیح دي اور بڑي خوشی سے یہ کام کیا، اور اس معاملے کو گھریلو طور پر
خاندان کے اندر ہی حل کرنے کی کوشش کی جوکہ بذاتہ اس معاملہ کو ابتدائی طور پر حل کرنے
کا بہت اچھا اور بہتر طریقہ ہے.

رہا سوال کا جواب تو مندرجہ ذیل نقاط
میں اس بیان کیا جاتا ہے:

اول:

آپ کے والد نے جو مال آپ کے لیے جمع کیا
اور کے لیے مشکلات بھی اٹھائیں تا کہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل کرسکیں یہ ان سب
افراد کا حق ہے جس کے لیے اللہ تعالی نے وراثت میں حق دیا ہے، آپ میں سے ہر ایک فرد
والد کی وفات کے بعد شرعی حصہ کا مالک ہے اور کسی بھی فرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ
باقی ورثہ کو چھوڑ کر سارا مال خود ہی ہڑپ کرجائے اس طرح وہ دوسروں کی تلفی کرے گا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور زیادتی نہ کرو یقینا اللہ تعالی
زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں فرماتا}. البقرۃ (190)

اور حدیث میں ہے ابو حرۃ الرقاشی اپنے
چچا سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونٹنی کی لگام پکڑي ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی شخص
کا مال اس کی رضامندي کے بغیر لینا حلال نہیں. مسند احمد (20172) علامہ البانی
رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (1761) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

تو اس بنا پر آپ کے بھائی نے رقم لینا
والا کام کیا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے، اور خاص کر والد کا مال اس کی زندگی میں ہی
ہڑپ کرلیا حالانکہ وہ مال کا حقدار تو صرف والد کی وفات کے بعد تھا اور وہ بھی اتنا

جواللہ تعالی نے اس کے لیے وراثت کی تقسیم میں رکھا ہے ، لھذا اس بنا پر آپ کے بھائی
کوچاہیے کہ وہ اپنے کیے کی اللہ تعالی سے توبہ کرے اور حقداروں کوان کے حقوق لوٹائے

.

دوم :

آپ کے والد نے جو وصیت کی ہے وہ غیر
شرعی وصیت ہے اور آپ کے لیے اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ وارث کے لیے خصوصی
وصیت کرنی جائز نہیں اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے ہر حقدار
کواس کا حق دے دیا ہے لھذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے) سنن ترمذي (2120) علامہ
البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذي (1722) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

لھذا تمہارے لیے اس وصیت کا مطالبہ
کرنا جائز نہیں -- اور اگر آپ کے بھائی نے آپ کا مال لے لیا ہے -- تو تم اپنے حصہ کی
وارثت کا مطالبہ کر سکتی ہو.

سوم :

ان کے بارہ میں آپ کا موقف یہ ہے کہ :
آپ انہیں نصیحت کرتی رہیں اور انہیں اکٹھے کرنے کی حتی الوسع کوشش اور اس کی جانب ان
کی راہنمائی کریں ، یہ یاد رکھیں کہ اس کام پر آپ کو اللہ تعالی کی جانب سے اجر عظیم
حاصل ہوگا .

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی
خیر وبھلائی نہیں ، ہاں بھلائی اور خیر اس مشورہ میں ہے جو خیرات کرنا یا نیک بات یا
لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دے ، اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندي حاصل کرنے کے ارادہ
سے یہ کام کرے یقینا ہم اسے اجر عظیم سے نوازیں گے }.النساء (114)

آپ اپنی بہنوں سے بار بار یہی کہیں کہ
وہ صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کریں ، اور ایک تہائی حصہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ، اور

آپ اپنے بھائی کے ساتھ بھی اچھے اور بہتر انداز میں کوشش جاریں رکھیں کہ وہ بہنوں کوان کے مال حقوق ادا کردے ، اوروالد کی وفات کے بعد بہنوں پر شفقت و رحمت کرے نہ کہ انہیں تکلیف دے اوران کے لیے عذاب بن جائے ، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کواس راہ میں مشکلات آئیں گی لیکن آپ ان پر صبر کریں ، ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ آپ کواس پر ثابت قدمی دے .

چہارم :

جب آپ حق پر ہیں توپھر آپ کوکسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور نہ ہی یہ الزام کہ آپ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی طرفداري کررہی ہیں کوئی نقصان نہیں دے گا بس آپ حق پر ثابت قدم رہیں .

اور آخر میں ہم آپ سب کویہ دعوت دیتے ہیں کہ اللہ تعالی کا تقوي اختیار کرواوراس سے ڈرتے ہوئے اس ذلت والے اختلاف کوختم کردو جس سے صرف شیطان اوروہ شخص ہی خوش ہوگا جس کے دل میں حسد وکینہ اور بیماري رچی ہوئی ہے .

میري اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے مابین صلح کروائے ، اوراللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں برسائے .

واللہ اعلم .